

## 85575- بیوی سے جھگڑتے ہوتے کہا: یہ میرے اور تیرے درمیان علیحدگی ہے

سوال

اگر جھگڑے کے وقت مجھے خاوند کہے: یہ میرے اور تیرے درمیان علیحدگی ہے، لیکن اس کا اس سے طلاق مقصود نہ ہو اور نہ ہی اس کی نیت میں طلاق ہو تو کیا طلاق واقع ہو جائیگی؟

پسندیدہ جواب

اول:

طلاق کے الفاظ صریح بھی ہوتے ہیں جو غالباً صرف طلاق میں ہی استعمال ہوتے ہیں، اور کچھ الفاظ کنایہ کے بھی ہے جو طلاق اور غیر طلاق دونوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

پہلی قسم:

صریح الفاظ: ان سے طلاق واقع ہو جاتی ہے چاہے طلاق کی نیت نہ بھی ہو

دوسری قسم: کنایہ کے الفاظ:

جسمور فقہاء جن میں احاف، شافعی، اور حنبلہ شامل ہیں کے ہاں نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی، یا پھر کوئی قرینہ پایا جائے مثلاً غصہ کی حالت یا جھگڑا یا بیوی کی جانب سے طلاق کا مطالبہ تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی اگرچہ طلاق کی نیت نہ بھی کی ہو، یہاں قرینہ کو لینا حفظیہ اور حنبلہ کا مذہب ہے۔

دیکھیں: الموسوعۃ الفقیہیۃ (29-26).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے کہ کنایہ کے الفاظ سے نیت کے بغیر طلاق واقع نہیں ہو گی اگرچہ یہ جھگڑے یا غصہ یا بیوی کے طلاق کا سوال کرنے کی صورت میں بھی ہو

دیکھیں: الشرح الممتع (5/472-473).

صریح طلاق کے الفاظ یہ ہیں کہ: طلاق یا اس سے مشتق الفاظ مثلاً طلاق یا طلاقیک کے الفاظ بولے جائیں۔

اور کنایہ کے الفاظ یہ ہیں: جاؤ اپنے میکے چلی جاؤ، یا میں تمہیں نہیں چاہتا، یا مجھے تمہاری کوئی ضرورت نہیں، یا اللہ نے مجھے تجھ سے راحت دی۔

کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا یہ طلاق کے صریح الفاظ میں شامل ہوتے ہیں یا کہ کنایہ کے الفاظ میں، ان میں "الفرق" یعنی جدا ہی اور علیحدگی پایا جاتا ہے۔

اس میں جسمور کا مسلک یہ ہے کہ یہ کنایہ کے الفاظ میں شامل ہوتا ہے، اور شافعی اور بعض حابلہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ صریح الفاظ میں شامل ہوتا ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ جسمور کے مطابق یہ کنایہ کے الفاظ میں شامل ہوتا ہے اور ابن قدامہ رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔

کیونکہ "فرق" کا لفظ اگرچہ قرآن مجید میں خاوند اور بیوی کے مابین علیحدگی اور جداگانی کے معنی میں استعمال ہوا ہے لیکن بہت سارے مقامات پر اس کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اللَّهُ كَرِيمٌ لَا يُحِبُّ إِلَيْهِ الظُّلْمُ وَلَا يَنْهَا عَنْ حِلَالٍ مِّنَ الْمَحْمُولِ إِلَّا مَنْ أُنْهِىَ عَنْهُ بِظُلْمٍ وَلَا يَنْهَا عَنْ حِلَالٍ مِّنَ الْمَحْمُولِ إِلَّا مَنْ أُنْهِىَ عَنْهُ بِظُلْمٍ﴾۔ آل عمران (103)۔

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

﴿أَوْ جَنِينَ كِتَابَ دَى گَئِي ہے وَهْ دَلِيلَ آجَانَے کے بعد آپس میں جَدَا ہو گئَنَّے﴾۔ البیہ (4)۔

اسی طرح اکثر لوگ اسے طلاق کے معنی کے علاوہ استعمال کرتے ہیں "انتہی

ویکھیں : المغنی (7/294)۔

اوپر کی سطور میں جو بیان ہوا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

کنایہ کے الفاظ سے طلاق اس وقت واقع ہوگی جب خاوند نے طلاق کی نیت کی ہو۔

اور خاوند کا اپنی بیوی سے "یہ میرے اور تیرے درمیان جداگانی ہے" کے الفاظ کہنا طلاق کے کنایہ کے الفاظ میں شامل ہوتے ہیں۔

اس بنابر اگر خاوند نے اس سے طلاق کی نیت نہ کی ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

واللہ اعلم۔